ذکرِ رفتگاں

گذشتہ سالوں میں وفات پانے والے اکابر اور اہم شخصیات سے
متعلق ''ندائے شاہی'' میں شائع شدہ تعزیتی مضامین کا مجموعہ

جلد چہارم

ترتیب:
محمد سلمان منصورپوری
جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

○ نام کتاب : ذکرِ رفتگاں (جلدِ چہارم)
○ ترتیب : مفتی محمد سلمان منصور پوری
○ کمپیوٹر کتابت : محمد اسجد قاسمی مظفرنگری
○ ناشر : المركز العلمي للنشر والتحقيق، لال باغ مرادآباد
9412635154 - 9058602750
○ تقسیم کار : فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ دریا گنج دہلی
011-23289786 - 23289159
○ اشاعتِ اول : رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ مطابق اپریل ۲۰۲۲ء
○ صفحات : ۲۰۸
○ قیمت :

ملنے کے پتے:

○ فرید بک ڈپو دریا گنج دہلی
○ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

حضرت مولانا محمد جابر صاحب قاسمیؒ اُڑیسہ

صوبہ اُڑیسہ کے معروف اور مقبول عالم دین، ذاکر و شاغل بزرگ حضرت مولانا محمد جابر صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم مدرسہ مشکوٰۃ العلوم بنجھار پور و صدر جمعیۃ علماء اُڑیسہ گذشتہ یکم ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ ۱۷ر نومبر ۲۰۲۰ء بروز منگل طویل علالت کے بعد وفات پاگئے، اِنا للہ واِنا الیہ راجعون۔ اُسی دن بعد نماز عشاء آپ کی نماز جنازہ اَدا کی گئی، جس میں بڑی تعداد میں علماء اور عوام نے شرکت کی، رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔

موصوف فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے اَجل خلفاء میں تھے، جب تک حضرت حیات رہے، رمضان المبارک میں دیوبند میں حضرت کے ساتھ اعتکاف فرماتے تھے، آپ نے اُڑیسہ جیسے پسماندہ علاقے میں دین کی نشر واِشاعت میں بے مثال قربانیاں پیش فرمائیں، اور پوری قوت وجرأت کے ساتھ اِحقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ انجام دیا۔ علاقے کے ہزارہا ہزار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، اور سچی توبہ کرکے بہترین عملی زندگی گذارنے کا پختہ عہد کیا۔

جمعیۃ علماء ہند سے آپ کو قلبی لگاؤ تھا، ۲۰۰۷ء میں آپ کو جمعیۃ علماء صوبہ اُڑیسہ کا صدر منتخب کیا گیا، جس پر آپ تادمِ حیات فائز رہے۔ نیز آپ گذشتہ ۱۲ر سال سے جمعیۃ علماء ہند کی مرکزی مجلس عاملہ کے مستقل مدعو خصوصی بھی تھے، اور حتی الامکان مجالس میں شرکت کی کوشش فرماتے تھے۔

مولانا موصوف کی پیدائش ۱۹۴۳ء میں اپنے وطن مالوف بنجھار پور میں ہوئی، بعد اَزاں مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد یوپی میں داخلہ لے کر ابتدائی تعلیم حاصل کی، پھر جامعہ مظاہر علوم

سہارن پور میں داخلہ لیا، اور اُس کے بعد دارالعلوم دیوبند منتقل ہوگئے، وہیں سے ۱۹۶۴ء میں فراغت حاصل کی۔

اُس کے بعد چند سال بیگوسرائے صوبہ بہار کے ایک مدرسہ میں تعلیمی خدمات انجام دیں؛ لیکن جلد ہی اہل وطن کے تقاضے پر وطن مالوف بنجھار پور واپس آ گئے، اور اِسی کو مرکز بنا کر دعوتی و تعلیمی خدمات انجام دیں۔

آپ نے متوسلین کے علاوہ ایک بھرا پرا خاندان اپنے پیچھے چھوڑا ہے، جن میں ۷؍صاحبزادے اور ۳؍صاحبزادیاں ہیں، سبھی صاحب زادے علومِ دینیہ سے آراستہ ہیں، جو بلاشبہ سعادت کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو اعلیٰ علیین میں مقام مرحمت فرمائیں، اور آپ کی خدمات کو بے حد قبول فرمائیں، آمین۔

(ندائے شاہی دسمبر ۲۰۲۰ء)